سوال

(150)امام ابن حبان رجال پر حکم لگانے میں متشدد تھے یا متساہل ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام ابن حبان رجال پر حکم لگانے میں متشدد تھے یا متساہل ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ جس طرح توثیق وتعدیل میں متساہل ہیں اسی طرح جرح وغیرہ کے سلسلہ میں کافی جگھوں پر بہت زیادہ تشدد سے کام لیتے تھے ۔

جمہور محدثین نے مدلسین رواۃ کوچند مراتب میں تقسیم کیا ہے اس کےلیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب طبقات المدلسین کا مطالعہ کرنا چاہئے ۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام بخاری جیسے عظیم محقق ومجتہد فرماتے ہیں کہ : ((ما اقل تدلیسہ))

یعنی ان کی تدلیس بہت کم ہے ۔

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی سفیان ثوری کی مدلس یا معنعنہ روایت قبول کی ہے کما یعلم بمطالعہ شرح ابن رجب العلل الترمذی وغیرہ یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات المدلسین میں امام سفیان ثوری کودوسرے مرتبہ میں ذکر کیا ہے ۔ اورانہوں نے اس مرتبہ کی معنعن روایتوں کودیگر ائمہ حدیث نے بلاتصریح سماع قبول کی ہیں ۔ لہذا جمہور محدثین اوربڑے پائے کے ائمہ کے مقابلہ میں ابن حبان کی رائے کوکوئی وزن نہیں ۔

بڑی بات تویہ ہے صحیح ابن حبان میرے پاس مکمل موجود ہے اورمیں نے وہ مکمل طورپرپڑھی ہے جس میں بے شمار جگھوں پرمدلسین کی روایات کوجوتیسرے مرتبہ کے ہیں معرض استدلال میں پش کیا ہے اوران کو صحیح بھی قراردیا ہے ۔ حالانکہ وہ ان روایات میں سماع کی تصریح نہیں کررہے آپ خود صحیح ابن حبان دیک کر معلوم کرسکتے ہیں ۔ لہذا جب ابن حبان نے خود بھی اس پر عمل نہیں کیا توپھر دوسروں پران کی محض رائے کیسے حجت یا دلیل بن سکتی ہے ؟ خصوصا اس صورت میں توجمہور محدثین ان کے مخالف ہیں ۔

خلاصہ کلام :.....امام سفیان ثوری یا دیگر حدیث کے رواۃ جوتدلیس کے مرتبہ اولی یا ثانیہ میں داخل ہیں ان کی روایات بلاتصریح سماع بھی مقبول ہیں الا یہ کہ وہ روایت زیادہ صحیح اوراصح روایت کے مخالف ہواورجمع وتوفیق بھی ممکن نہ ہوتوپھر دوسری بات ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 545

محدث فتویٰ